سوال

(102)لغت میں غسل سے مراد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لغت میں غسل سے مراد پانی ڈالنا اور ملنا ہے (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ للجزیری) کیا نبی کریم سے وضو یا غسل میں ملنا ثابت ہے؟ اگر غسل یا وضو میں ہاتھ سے ملے بغیر پانی تمام اعضاء تک پہنچ جائے تو کیا وضو اور غسل درست ہو جائیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وضو اور غسلِ جنابت میں جملہ اعضا کو دھونے کی تاکید وارد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خرابی ہے واسطہ (خشک) ایڑھیوں کے آگ سے، خبردار پورا کرو وضوء۔'' صحیح مسلم، بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَیْنِ بِکَمَالِهِمَا، رقم: ۲۴۱

نیز فرمایا: 'مَنْ تَرَکَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ یُصِبْهَا الْمَاءُ، فُعِلَ بِهَا کَذَا وَکَذَا مِنَ النَّارِ' سنن الدارمی، بَابُ مَنْ تَرَکَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ، رقم: ۷۷۸، سنن أبی داود، رقم: ۲۴۹، سنن ابن ماجۃ، رقم: ۵۹۹

''جس نے غسلِ جنابت سے بال برابر جگہ دھوئے بغیر چھوڑ دی (یعنی بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی) تو اس کو ایسا اور ایسا عذاب کیا جائے گا۔''

اگر ملے بغیر بھی اعضاء تر ہو جائیں اور کوئی جگہ خشک نہ رہے پھر بھی درست ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۳۵۹)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 136